سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳؍۸)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے }
پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹرز
نیکلوڈ روڈ۔ لاہور۔
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

جملہ خط وکتابت وترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے۔
مضامین واشتہارات وغیرہ
برائے اندراج بنام ایڈیٹرز
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۳	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۲ مئی ۱۹۲۵ء	نمبر ۲۱

جلوۂ یاس وامید

جناب ایم سی ہیجنین۔ فکر۔ سہارنپوری کے قلم سے۔

ایک سے ایک نرالا ہے زمانے کا چلن — کوئی آوارۂ غربت کوئی پابندِ وطن
سر بزانو ہے کوئی محوِ تماشہ ہے کوئی — کوئی دلتنگِ چمن ہے کوئی صحرا میں مگن
دلِ ارباب وفا میں کوئی پاتا ہے جگہ — بار خاطر ہے کوئی۔ کوئی غبارِ دامن
کوئی دم بھرتا ہے ہر ایک ہمدردی کا — دل کے ہاتھوں ہے کوئی آپ ہی اپنا دشمن
فکرِ انجام کسی کو ہے کوئی بے پروا — کوئی وابستۂ شادی کوئی پابندِ محن
سجدۂ شوق میں گردن کو جھکاتا ہے کوئی — کوئی بیٹھا ہے سرِ راہ جمائے آسن
غسلِ صحت ہو کسی کا تو کسی کی ہو برات — کوئی دم توڑتا ہے کوئی پہنتا ہے کفن
شادی وغم سے ہے عالم کا مرقع توام — روز وشب چرخِ ستمگار بدلتا ہے برن
رازِ فطرت ہیں یہ سب کوئی نہیں کیا سمجھو — دلِ مجبور نے تو زباں کو نہ ہو یارائے سخن
فکر ان باتوں سے یاں کام نہیں چلنے کا — فرق ہمت میں نہ آجائے کہیں مشفقِ من
دھن کا پکا ہوں مجھے کام ہے اپنے ہی غرض — دوستوں کی مجھے پروا ہے نہ فکرِ دشمن

آسماں کی ہے شکایت نہ زمانے کا گلہ
اہلِ ہمت جو ہیں ہر حال میں رہتے ہیں مگن

نور افشاں کا ہر ایک موجودہ خریدار ایک ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر مشکور فرمائے۔ مینیجر۔

غزل

نتیجۂ فکر ماسٹر جی۔ ایم قمر بٹالوی۔ مکتی فوج امرتسر

گلفشاں وصفِ مسیحا میں قلم ہونے لگا — صفحۂ کاغذ مرا رشکِ ارم ہونے لگا
جب سے نور افشاں مسیحا کا ہوا ہے در جہاں — نور پھیلا ہر طرف اور کفر گم ہونے لگا
اُلفتِ روئے مسیحا نے منور کر دیا — ساغرِ دل میرا رشکِ جامِ جم ہونے لگا
دفترِ عصیاں مرا سب دھل گیا جو قت میں — مے خوار اُس کا بدل با چشم نم ہونے لگا
خلقِ عیسےٰ نے مسخر کر لیے شاہ وگدا — خود بخود سب کا سرِ تسلیم خم ہونے لگا
کی اطاعت آپکی گردن کشانِ دہر نے — ذکر اُن کا یاں سے تا روم وعجم ہونے لگا
پھر دکھایا گردشِ گردوں نے اب کیا انقلاب — فرقہ اس دور میں ہم پر ستم ہونے لگا
آفتوں کا سامنا ہے رات دن صبح ومسا — روز افزوں رنج وغم فکر والم ہونے لگا
دیکھیے چشمِ ترحم سے ہمارا حالِ زار — حال ابتر اے مسیحا دمبدم ہونے لگا
دستگیری کیجیے اے غمگسارِ بیکساں — چرخ مصروفِ جفا شاہِ امم ہونے لگا
کیجیے سیراب اپنے چشمۂ الطاف سے — باغِ اُمت خشک لے ابرِ کرم جھکنے لگا

دو جہاں میں ہے وسیلہ شاہ والا آپ کا
بے بسوں کو۔ قمر کو اک ہے سہارا آپ کا

لنڈن ۸ مئی۔ بلغاریہ پرامن دسکوں کا دور دورہ ہے اخبار ٹائمز کے نامہ نگار مقیم صوفیہ کا بیان ہے کہ مارشل لا غیر محدود میعاد تک جاری رہیگا۔

مارِ آستین گم ہو گیا

ڈراما مارِ آستین جو نور افشاں کی گذشتہ اشاعتوں میں شائع ہو چکا ہے۔ میں نے اپنے خرچ سے ایک مہربان کی معرفت منوہر پریس سرگودھا میں چھپوایا۔ پروپرائٹر پریس مذکور نے پانصد کاپیاں چھاپ کر بذریعہ ریلوے پارسل ۲۰ اپریل ۱۹۲۵ء کو سرگودھا ریلوے اسٹیشن سے بک کرائیں۔ اور ریلوے بلٹی بذریعہ ڈاک میرے نام ارسال کی۔ بلٹی مجھ کو بتاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۲۵ء کو ملی۔ لیکن کتابوں کا پارسل ہنوز نہیں پہنچا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ پارسل مذکور سرگودھا سے ۲۰ اپریل ۱۹۲۵ء کو بذریعہ ٹرین ۳۳ اور لالہ موسےٰ سے ۲۱ اپریل ۱۹۲۵ء کو بذریعہ ٹرین نمبر ۵۸ ڈاؤن روانہ کر دیا گیا تھا۔ آگے پتہ نہیں چلتا کہ کہاں گیا۔ ظاہرا طور پر پارسل گم ہے۔

میں نے صاحب چیف کمرشل مینیجر کلیمز این ڈبلیو آر لاہور کی خدمت میں درخواست ارسال کر دی ہے کہ یا تو پارسل کا پتہ لگایا جاوے یا میرے کلیم کا انفصال کیا جاوے۔

ناظرین نور افشاں کی خدمت میں بھی عرض ہے کہ اگر کوئی صاحب کسی شخص کے پاس میرے ڈراما مارِ آستین کی کاپی دیکھیں از راہِ نوازش تحقیقات کر کے کہ اس کو کہاں سے دستیاب ہوئی ہے بذریعہ نور افشاں مطلع فرمائیں۔ ممکن ہے کہ اس طرح سارق کا کچھ سراغ لگ جائے۔

یہ وہی ڈراما ہے جس کے طبع کرانے کے لئے نور افشاں نے کرسچن کمیونٹی سے اپیل کی تھی۔ آخر باوجود تنگ حالی میں نے ہی اس کو اپنے خرچ سے چھپوایا۔ مگر قسمت کی دیکھو خوبی کہ ٹوٹی کہاں کمند

دو چار ہاتھ جبکہ لبِ بام رہ گیا

(ا۔ ل۔ نجم)

پرہیزگاری پر چند خیالات

ایک عالم کا قول ہے کہ مے مسخرہ بناتی ہے۔ کنگال کر کے چیتھڑے پہناتی ہے۔ اس فقرے پر غور کرنے کے وقت میرا توسنِ تصور بے لگام ہو کر حیرانی و پریشانی کے وسیع ویرڑے کے گرد گھومنے لگا۔ میں بالکل بیہوش اور بے تاب ہو کر گر پڑا۔ اتنے میں سورج نظروں سے غائب ہو گیا۔ مجھے اندھیری رات میرے نامہ اعمال سے بھی زیادہ سیاہ دکھائی دینے لگی۔ ستارے روپوش ہو گئے۔ لیکن کبھی کبھی وہ میرے گناہوں کو دیکھ کر تھرتھراتے اور کانپتے۔ اکثر اوقات ظالم بجلی میری اس حالت پر ہنستی اور خوش ہوتی تھی۔ دنیا ومافیہا کی تمام خوبصورت اور خوش سیرت اشیا جو اکثر اوقات اپنی خوش سیرتی اور خوش آرائی پر تکبر، خوبصورتی اور خوش جمالی پر نازاں ہوتی ہیں۔ میرے لئے غائب اور معدوم تھیں کیا لکھوں اور قلم میں کہاں سے طاقت ہو۔ کہ اُس وقت میری غم سے کیا حالت تھی؎

کیا برش قلمدان پہ دکھلائے شہسواری
جب توسنِ تصور کھاتا سکندری ہو

میری آنکھیں مثل ابر باراں برسانے لگیں۔ میں کپکپی اور تھرتھراہٹ کی ہولناک موجوں سے کانپ رہا تھا عجیب عجیب آوازوں۔ ہوا کے سناٹوں۔ ڈر کی چیخوں اور ایسی سیاہ شب کو دیکھ کر میرا کلیجہ منہ کو آتا تھا کہ اچانک مجھے ایک روشنی سی دکھائی دی جس میں چند اصحاب ایک دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ دسترخوان پر قسم قسم کی بوتلیں اپنے طرح طرح کے رنگوں سے کمرے کو مزین کر رہی تھیں۔ یہ اصحاب خوش و خرم اور شادمان ہو کر منہ سے ایک لال لال رنگ کی پیالی لگائے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے تھے؎

ہم کیا کہیں یہ جام تو جامِ حیات ہے
اس کے حُسن کے سامنے یوسف بھی مات ہے

میرے دیکھتے دیکھتے ہی اس کمرے کی خوبصورتی نے وحشت سے رنگ بدلا۔ شمع نور افگن گُل ہو گئی کمرے کی سیاہی شب تاریک کی تاریکی سے زیادہ تاریک دکھائی دینے لگی۔ اس سے پیشتر اہل محفل کے بشروں سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ بڑے جلیل القدر شہنشاہ کے ارکین دولت میں سے ہیں۔ لیکن اس وقت تو ہولناک وحشت سے وہ ہی تباہی کے کلمات کہنے لگے۔ اس جامِ حیات نے آپ کے ذہنوں میں ایسا کچھ جادو کا سا اثر کیا۔ کہ ایک صاحب تو فوراً اسی پر سے گر کر فرش پر پلٹیاں کھانے لگا۔ دوسرے حضرت باہر کی طرف ہوئے۔ تھوڑے سے ہی فاصلہ پر شہر کی بدرو (گندی نالی) بہتی تھی۔ جس میں سے حضرت یوں لڑکھڑا کر پھسلے جیسے کوئی وحشت کا مارا دیوانہ وار بیہوش گرتا ہے۔ بیش قیمت دستار تو وہاں سے دُور جا پڑی جیسے پانی بہا کر لے گیا۔ گرتے ہی جناب کا سر دو پھٹ ہو گیا۔ خلعت فاخرہ بھی گندگی کا شکار ہوئی۔ مکھیوں کی بھنبھناہٹ کانوں کو کاٹے کھاتی تھی۔ اتنے میں چند ایک کتے بھی آ موجود ہوئے جنہوں نے منہ چاٹنا شروع کیا اور اس شعر کی تصدیق کی؎

منہ کو بھرا دے مٹی سے پیالی شراب کی
کتوں کو منہ چٹا دے یہ پیالی شراب کی

راقم۔ چارلس مسیح

لنڈن ۲ مئی۔ آج دار العلوم میں لارڈ ونٹرٹن نے مسٹر نزل کو بتایا کہ آج کل کابل کی برطانی سفارت کے مصارف ہندوستان کی آمدنی سے ادا کئے جاتے ہیں (رفیق اسفند دار)



نورافشان

مطبوعہ ۲۲ مئی ۱۹۲۵ء

مذہب اور انسانی رشتہ داری

ہم لفظ مذہب اور انسانی رشتہ داری کے معانی ومطالب سمجھتے ہیں لیکن بڑے بڑے لوگ ان مشکلات سے پریشان ہیں جو مذہب اور انسانی رشتہ داری سے پیدا ہوتی آئی ہیں

اہل علم اور اہل خبر اس بات کو بخوبی جان چکے ہیں کہ بنی نوع انسان کے مذاہب میں سوا ایک مذہب کے باقی تمام مذاہب اپنے مختلف ومتضاد دعاوی کے ساتھ محض انسان کے دوسرے انسانوں سے مجلسی وسوشل رشتے ہیں ۔بھائی چارے کی شرطیں ہیں۔ آپس میں شادی بیاہ اکل وشرب ۔رشتہ ناطہ کرنے یا نہ کرنے کے ضابطے و اصول ہیں بجا انہوں نے غلطی سے مذہب نام مشہور کر رکھا ہے جس قدر مذاہب انسان اور انسان کے رشتہ داری کے قواعد وشرائط واصول بنے ہوئے ہیں ۔ وہ سب کے سب بنی نوع انسان کے لئے بجائے برکت کے لعنت بن گئے ہیں انہوں نے بنی نوع انسان میں باہمی تفرقت وعداوت باہمی جنگ وجدل کی روح باہمی حسد وکینہ ۔باہمی سرد مہری و بے اعتباری وغیرہ لعنتیں پیدا کر دی ہیں ۔ انہوں نے انسان کو انسان سے ۔ خاندان کو خاندان سے گروہ کو گروہ سے اور قوم کو قوم سے جدا کر دیا ہے اجنبی بنا دیا ہے۔ ان لعنتوں اور آفتوں کو دیکھ کر اور ان کو لاعلاج پاکر ہزارہا با بصیرت انسان مذہب کی حقیقت و اصلیت سے منکر ہو گئے ہیں ان کے دلوں میں مذہب سخت گھنونی اور مکروہ صورت بن گیا۔ انہوں نے نہایت سچائی سے اس بات کو مان لیا ہے کہ بنی نوع انسان کی بربادی کا باعث وسبب مذہب سے بڑھ کر کوئی دوسری شے نہیں ہے ۔ مذاہب کی موجودہ صورتوں کو دیکھ کر ہمیں بھی نتیجہ مذکور پر صاد کرنا پڑتا ہے۔ پر ہم ایک امر میں صاحبان مذکور سے اتفاق نہیں کرتے ہیں۔

اس بات میں شبہ نہیں کہ بنی نوع میں مذہب نامی حقیقت سے وہی بدنتائج پیدا ہوتے ہیں جن کا ذکر ہوا ہے ۔لیکن ہم اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ مذہب نامی حقیقت سے اہل مذاہب میں جو بد نتائج پیدا ہوتے آئے ہیں وہ زیادہ تر اس وجہ سے پیدا ہوتے آئے ہیں کہ اہل مذاہب نے مذہب کو مذہب کی جگہ پر نہیں رکھا۔ اس سے بڑھ کر انہوں نے سچے مذہب کو چھوڑ کر باطل مذاہب بنا کر خود ان مذاہب کی بطالتوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ایک الٰہی مذہب کے سوا باقی تمام مذاہب انسانی رشتوں ناطوں کے شرائط وقواعد کے نام ہیں شلاً ایک ہندو سے رشتہ ناطہ کرنے کے لئے کسی ہندو انسان کا ہندو مذہب ہونا فرض ہے کسی مسلم سے رشتہ کرنے کیلئے اسلام کو ماننا شرط ہے ایک عیسائی سے ناطہ کرنے کے لئے کسی انسان کا عیسائی مذہب کو ماننا لابدی ہے۔ قس علیٰ ہذا القیاس ۔ اگر انہی مذاہب میں ایک الٰہی مذہب شامل ہو تو ہمیں یہ بات ماننا لازم آئی کہ بنی نوع انسان کی بربادی کا سبب یہ ہے کہ مذہب نامی حقیقت اپنی اصلی جگہ سے ہٹ کر انسانی رشتہ داری کے قواعد و اصول بن گئی ہے ۔ اس وجہ سے ہندوستان میں عیسائیوں اور مسلمانوں اور ہندوؤں میں نہ صرف باہمی میل وملاپ نہیں ہو سکتا بلکہ آپس میں حسد و کینہ اور مخالفت ودشمنی کی تلوار بھی چلتی رہیگی ۔ہر مذہب کو ماننے والا ایک دوسرے کو اپنا ہم مذہب وہم خیال بنانے کی کوشش میں ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتا رہیگا ۔ پس قصور مذاہب میں اس قدر ...... نہیں جس قدر ان کے غلط جگہ پر آنے سے ہے ۔ ہر سہ مذاہب اپنے ماننے والوں کی مہربانی سے اپنی اصلی جگہ سے سرک کر انسانی رشتوں کی جگہ پر آ چکے ہیں۔ اس وجہ سے ان اصلی مذاہب سے بنی نوع انسان فائدہ اٹھانے کی بجائے سخت نقصان کے وارث بن گئے ہیں۔

مسبوق الذکر میں ہم نے ایک سخت تکلیف دہ چیز کو معلوم کیا ہے یا ہم نے انسانی بربادی کے ایک سبب کا ذکر کیا ہے وہ سبب بذات خود مذہب نامی حقیقت نہیں ۔کیونکہ ہر ایک مذہب کسی حد تک بنی نوع انسان کے لئے نعمت الٰہی مانا گیا ہے ۔ بلکہ انسانی بربادی کا اصل سبب مذہب نامی حقیقت کا انسان اور خدا کے درمیانی رشتہ سے ہٹ کر انسان اور انسان کے رشتہ کی کڑی بن جاتا ہے ۔ اس وجہ سے مذاہب ماننے والوں میں خود مذاہب نے حسد وکینہ اور باہمی نفاق وفساد کو پیدا کر دیا ہے۔ اہل بصیرت بنی نوع انسان کی اس تکلیف کے سبب کو جاننے میں لاچار رہے مگر ہم نے ناظرین کرام کی آگاہی کے لئے انسانی تکالیف کے ایک عظیم سبب کی کیفیت بیان کر دی ہے ۔ اور بتلا دیا ہے کہ مذہب جو خدا نے بنی نوع انسان کی فلاح وبہبودی کے لئے دیا تھا ۔ وہ بنی نوع انسان کے لئے بلائے بے درماں بن گئی ہے ۔ اس کا سبب کوئی دوسرا

نہیں۔ صرف یہ ایک ہے کہ وہ انسان اور انسان میں رشتے ناطہ کی شرط وقانون ٹھہر گیا ہے۔ اسی سے انسان انسان سے خاندان خاندان سے۔ گروہ گروہ سے جدا ہو گیا۔ قوم قوم سے الگ ہو گئی۔ ان میں تا حال جنگ وجدل جاری ہے۔ اگر مذہب کو مذہب کی جگہ پر نہیں رکھا جا سکتا تو باہمی میل ملاپ کے لئے مذہب کا نام بدل جانا چاہئے۔ (باقی دارد)

ایمان اور بائبل

دُنیا بھر کی مذہبی کتابوں میں صرف بائبل ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں ایمان پر کثرت سے زور دیا گیا ہے۔ بلکہ اس پر یہ بات بھی سچائی سے کہی جا سکتی ہے کہ دنیا کو بائبل ہی نے ایمان کی نعمت وحقیقت سے آگاہی بخشی ہے۔ خصوصاً نئے عہدنامہ میں پُرانے عہدنامہ کی نسبت تین گنے ایمان پر حوالے ملسکتے ہیں۔ ایمان بائبل کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا مطالبہ ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے ایمان کو جو معنے دیئے ہیں وہ بائبل سے باہر کسی دوسری کتاب میں نہیں ملسکتے۔ مقدس بائبل لاریب الٰہی کتاب ہے، پر وہ اس کے ساتھ ہی انسانی کتاب بھی ہے۔ جسے محض انسانوں نے لکھا۔ انسانی علم ومعلومات کے ساتھ لکھا۔ انسانی قوائے ذہنی کے ساتھ لکھا۔ انسانی تجربہ کے موافق لکھا۔ انسانوں کی تعلیم وتربیت کے لئے لکھا اور ایسے زمانہ میں لکھا جو جہالت انسانی کا نہایت تاریک زمانہ تھا۔ پس لکھنے والے انسانوں کی جسمانی وذہنی وعلمی واخلاقی وروحانی کمزوریوں کا اس کی تحریر میں نمایاں ہونا اس کے نقص کی دلیل نہیں بلکہ اسکی خوبی اور صداقت کی دلیل ہے۔ بائبل کے انسانی نقائص پر معترض ہونا معترض کے علم وادراک کی نفی اور نقص کی دلیل ہو سکتا ہے۔ پس ہم بائبل کے مخالفین کے اعتراضات سے مایوس نہیں ہو سکتے بلکہ بائبل کے معترضوں کی عقل وفکر کی کمی کا نتیجہ نکالنے پر مجبور ہیں۔ بائبل ہی دنیا کی وہ کتاب ہے جس نے دنیا کے جاہل ووحشی انسانوں کو بیسویں صدی کے مہذب وشستہ انسان بنایا ہے۔ بائبل کو اس کے پھلوں سے پہچانو۔

انسان تو خدا کا بھی شاکی ہے

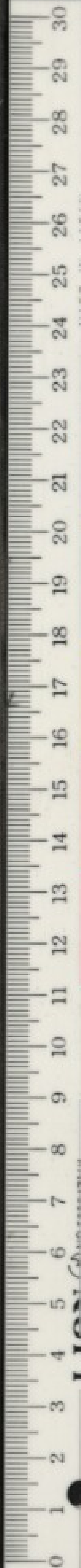
مہذب دنیا کی مہذب اقوام میں فی زمانہ بہت سے لوگ ہو گذرے ہیں اور اب موجود ہیں جو خدا پر اور اُسکی صفات پر اُس کے انتظام اور کام پر طرح طرح کے الزام دیتے آئے اور دے رہے ہیں اُس کی ذات وصفات میں نقائص وعیوب دیکھتے آئے ہیں۔ دنیا میں بنی نوع انسان کی بدکاری کو دیکھ کر خدا کو کوریاں سناتے آئے ہیں۔ خدا کی خدائی کا انکار کرتے آئے ہیں۔ اُن کی آج تک تسلی نہیں ہوئی ہے۔ وہ خدا کے تمام کام ونظام کو نقائص وعیوب سے پُر قرار دیتے آئے ہیں۔ ایسے اصحاب کی بابت اس کے سوا اور کیا سمجھا جائے کہ یا تو وہ علم وعقل کے کورے ہیں۔ وہ حد سے زیادہ علم وعقل میں بڑھ گئے یا اُن کے علم وادراک کا قصور ہے۔ وہ دنیا کو شبہات وشکوک دینے کے لئے پیدا ہوئے تھے۔ پس ہم کہتے ہیں کہ بائبل پر یا دنیا کی کسی حقیقت پر معترض ہونا کوئی بڑا علم وہنر نہیں ہے۔ دوسری بائبل بنا کر دکھانا کچھ کام رکھتا ہے۔ چار ہزار برس کی مخالف دنیا بائبل کا مثنیٰ پیدا نہیں کر سکی ہے۔

خدا کی تلاش

خدا کی تلاش انسانی زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ انسان صرف عالم دینی کے حقائق ومعارف کا متلاشی ہے۔ بلکہ اُس کی تلاش عالم دینی اور غیر دینی کے بانی اور موجد تک کی ہے جس کی ہستی کی شاہد عوالم دینی موجود ہیں وہ موجودہ اسباب عالم کو دیکھ کر اُس کے سبب اول کی طرف سے بے فکر نہیں ہو سکتا ہے۔ اس وجہ سے ہر ایک بشر کو قدرتاً اُس کی تلاش وجستجو ہے وہ اُسے پانا چاہتا ہے جس نے وہ سب کچھ خلق کیا جو اس کے علم وآگاہی میں موجود ہے کوئی بشر کسی محل ومکان کو اعلےٰ اسباب وسامان سے آراستہ پا کر اور مالک مکان سے خالی دیکھ کر تسلی نہیں پا سکتا۔ ایسے ہی ہر ایک بشر عوالم کو شستہ وآراستہ دیکھ کر اُس کے مالک وموجد کو اُس میں نہ دیکھ کر اطمینان حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ اس وجہ سے فی زمانہ بنی نوع انسان اُسکی تلاش میں لگے چلے آئے ہیں جس نے کائنات کو ہست کیا ہے۔

بنی نوع انسان نے جو کچھ خدا کی بابت جانا ہے اس کا بیان مذہبی کتابوں میں لکھا گیا ہے۔ ان مذہبی کتابوں کے ماہرین کی یہ گواہی ہے کہ خدا کی بابت جو بیان بائبل میں آیا ہے۔ وہ خدا کی تلاش کا اعلےٰ نتیجہ ہے۔ خدا کے متلاشیوں کے لئے بائبل مقدس سب سے اعلےٰ مددگار ہے۔ اس کے وسیلے اور اُسکی رہنمائی سے انسان خُدا کی بہتر طریق سے تلاش کر سکتا ہے۔

جیسے مختلف دُوربینوں کے ذریعہ سے انسان نے آسمانی خلاء کے اجرام کو مختلف مدارج میں تلاش کیا ہے لیکن ان دوربینوں میں ایک اعلیٰ دوربین آج کے دن موجود ہے۔ ویسے ہی مختلف مذہبی کتابیں ہیں۔ جو اپنی اپنی حیثیت میں خدا



کی بابت مختلف خیالات پیدا کرتی ہیں۔ لیکن ان مذہبی کتابوں میں جو اعلےٰ انتخاب ہے۔ جو خدا کی بابت زیادہ صاف و مکمل روشنی دیتی ہے۔ وہ صرف مسیحیوں کی بائبل ہی ہے۔ خدا کے متلاشیوں کے لئے بائبل سے بڑھکر آجتک کوئی کتاب نہیں ہے۔

بائبل کے نقائص ہمیں مایوس نہیں کرتے

لوگ بائبل کے نقائص کے شاکی ہیں۔ نہ صرف غیر مسیحی بلکہ مسیحی بھی شاکی ہیں۔ اہل شکایت اس بات کو یاد نہیں رکھتے کہ بائبل کے نقائص آیا بائبل کے ہیں یا ہمارے علم و ادراک اور عقل و فہم کے نقائص ہیں؟۔

ممرا۔ لوگاس

گذشتہ سے پیوستہ

الٰہیاتِ یہودانِ اسکندریہ

رفتہ رفتہ علمائے یہود نے خدا کے کلام کو متشخص وجود تصور کرنا شروع کیا۔ چنانچہ عہد عتیق کی شروع کی کتابوں میں ممرا سے تین اوصاف متعلق مانے گئے۔ تخلیق۔ تدبیر۔ مکاشفہ۔ خدا نے لفظ کُن کہا اور دنیا پیدا ہو گئی۔ اور اس کے بعد اس کی رُوح نے اس عالم کو حیات بخشی۔ خدا کی قیومیت کو ممرا سے معنون کیا گیا۔ اور یہ یقین کیا گیا کہ یہوواہ کا کلام رسولوں کو الہام عطا کرتا ہے۔ وہی شرائع دین بخشتا ہے۔ چنانچہ یہوواہ کی تمام کارگذاریوں اور اس کے افعال کو متشخص تصور کیا گیا۔ مثلاً خدا کا فرشتہ خدا کا کلام۔ خدا کی دانائی یہ سب متشخص مانی گئیں۔ چنانچہ لکھا ہے "خدا کا کلام میرے پاس آیا۔ نیز زبور ۱۴۷: ۱۵ یسعیاہ ۵۵: ۱۰ یرمیاہ ۲۳: ۲۹ لیکن یہ تشخص زیادہ تر شاعرانہ رنگ میں پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد کلام کی جگہ دانائی کا استعمال عام ہو گیا ہے۔ اور اس طرح یہود کا فلسفہ، یونانی فلسفہ سے قریں ہوتا گیا۔ چنانچہ ایوب کی کتاب میں "دانائی" وہ مقصد الٰہی ہے جو انسان کی ہستی میں منکشف ہوتا ہے۔ امثال کی کتاب میں دانائی نیکی کا اصل اصول ہے۔ "دانائی شاہراہوں کے کونہ میں کھڑی ہوئی لوگوں کو اپنی طرف بلاتی ہے" خدا نے دنیا پیدا کرنے سے پہلے اُسے پیدا کیا۔ جس طرح فلاسفہ کا خیال ہے کہ خدا نے سب سے پہلے عقل اول کو پیدا کیا۔ اول ما خلق اللہ العقل یہ دانائی یا عقل خدا کی ہمراز اس کی ندیم اور ہمنشیں تھی۔ پس خدا ان لوگوں کو جو اس دانائی کی اطاعت کرتے ہیں اپنی رحمت کا وعدہ دیتا ہے سلیمان کی دانش میں اس عقیدہ کو مزید تقویت دی گئی ہے۔ سلیمان کی دانش میں اہل اسطوانہ کا رنگ جھلکتا ہے۔ دانائی یا عقل خدا کی ذات میں مستور ہو۔ اس عقل کے واسطے سے دنیا پیدا کی گئی۔ عقل خدا سے صدور ہوئی ہے اور تمام اشیاء میں جاری و ساری ہے۔ یہی عقل انسانوں کو الہام و عقل و فہم عطا کرتی ہے۔ ان میں نیکی کا خیال پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ ان سطور کے مطالعہ سے یہ امر بخوبی روشن ہو جاتا ہے کہ یونانی لوگاس اور یہودی وزڈم ایک بات ہے یعنی جو اوصاف فلاسفہ نے لوگاس کے متعلق یقین کئے تھے وہی اوصاف علمائے یہود نے عقل کے متعلق یقین کئے اور اس طرح حکیم فائلو کو اپنے فلسفہ کی تدوین میں سہولت حاصل ہوئی۔ چنانچہ فائلو نے لوگاس کے متعلق یونانی فلسفہ اور یہودی الٰہیات دونوں کو مطابق کر دیا۔ اس نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ یونانی فلسفہ میں جو اختلافات لوگاس کے تصور سے متعلق تھے انہیں بھی تطبیق دی۔ فائلو کا اپنا تصور لوگاس تصورات افلاطون اور رواقی مشائیت کا مجموعہ ہے۔ وہ کہتا ہے فلسفہ رواقی کو فلسفہ افلاطون کے مطابق چلنا چاہیے۔ یعنی تمام موجودات ان حقائق کا نمونہ ہے۔ جو عالم مثال میں موجود ہے۔ چنانچہ اُس کا تصور جو وہ لوگاس کے متعلق پیش کرتا ہے۔ افلاطون کے تصور خیر محض سے بہت ملتا جلتا ہے۔ فرق اسقدر ہے کہ افلاطون کا تصور متعلق خیر محض صفت خلق سے متصف نہیں۔ فائلو کی اس تمام کد و کاوش کی وجہ یہ تھی کہ وہ افعال الٰہی کو فلسفہ مشائیین کی عینک سے ملاحظہ کرنا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ نظام عالم کی بنا فلسفہ مشائیین کے اصولوں پر رکھی جاوے بغیر اس کے کہ توریت سے دست برداری دینا پڑے۔ یعنی مذہب بھی ہاتھ سے نہ جاوے اور فلسفہ بھی ناراض نہ ہو۔ دوسرے لفظوں میں وہ عقل اور نقل میں تطابق کلی کا خواہشمند تھا۔ اور اس مذہب کے حصول کی خاطر اس نے اہل اسطوانہ کے لوگاس کو جس پر افلاطون کے عقائد کا رنگ چڑھا ہوا تھا۔ توریت کے ممرا کا عین ثابت کیا۔ فائلو کا لوگاس برخلاف عقیدہ سابقہ خدا اور دنیا کے درمیان بطور واسطہ ہے۔ اور مکاشفہ و الہام کی اصل ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ لوگاس خدا کا پہلوٹھا ہے۔ اول مخلوق ہے۔ انسان کا نقش اولیں ہے۔ اُسکی صورت پر انسان پیدا ہوا ہے۔ عقل الٰہی ہے وہ بنی نوع آدم کا خدا کے پاس شفیع ہے۔ وہ ہمارا وکیل اور سردار کاہن ہے۔ وہ

شکیہ ہے۔ انسان میں عقل و ادراک اسی کے وسیلہ سے پیدا ہوا ہے۔ کبھی فائیلو اسے خدا کی صفت قرار دیتا ہے۔ کبھی تے الہٰ ثانی کے نام سے پکارتا ہے۔ لیکن الہٰ کے مفہوم میں اشکال لاحق حال ہوتی ہیں۔ اس لئے کہ فائیلو بحیثیت ایک یہودی کے دو خداؤں پر ایمان نہیں رکھ سکتا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ فائیلو کو اس تصور ذات باری سے تسلی نہیں ہو سکتی تھی۔ جو افلاطون نے پیش کیا۔ افلاطون کا خدا دنیا سے علیحدہ ورا الورا مخلوقات سے الگ تھلگ۔ غیر معروف محض ہے۔ اور سوائے اس کے کہ وہ ہے۔ اور کچھ اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔ لہٰذا ضرور ہے۔ کہ کوئی اس کا نائب بھی ہو۔ اور اہل اسطوانہ کا لوگاس ایک مستقل اصل عالم ہے۔ جو عالم میں جاری وساری اور من حیث ذات خویش اس عالم میں مستتر ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ تصور بھی فائیلو کے لئے ناقابل قبول ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ فائیلو نے رواقی اور افلاطونی عقاید کو مخلوط کر کے اس پر یہودیت کا رنگ چڑھایا اور ایک طرفہ معجون مرکب تیار کی۔ تاکہ وہ بھی لوگاس کے شہیدوں میں داخل ہو جاوے۔

عہد جدید میں لوگاس کا استعمال اصطلاحی طور پر یوحنا کی انجیل میں ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ پولس اپنے خطوط میں بعض مقامات پر لوگاس کا تصور تام و کمال اسی رنگ میں پیش کرتا ہے جس رنگ میں انجیل میں مرقوم ہے۔ چنانچہ انجیل کی نسبت، نامہ قلسیوں میں اس امر پر زیادہ زور دیا گیا ہے کہ مسیح اصل کائنات ہے اور جب ہم پولس کے پیش کردہ مسیح کے بارہ میں یہ پڑھتے ہیں کہ وہ خدا کی صورت ہے اور الوہیت کی معموری اس میں مجسم ہے اور وہ اس دنیا کا خالق ہے اور مدار حیات ہے۔ کل زمانوں سے پیشتر مولود ہے۔ تمام اشیاء سے پیشتر مولود ہے جس میں ہو کر تمام چیزیں قائم ہیں۔ وہ ازلی ابدی بادشاہ ہے۔ سب کا حاکم ہے۔ وہ روح حیات بخش ہے اور خدا کا ازلی مولود ہے تو ہمیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ پولس کے خطوط میں تمام و کمال لوگاس کا فلسفہ موجود ہے۔ مسیح کی شخصیت کے متعلق پولس کے دل پر لوگاس کے فلسفہ کا کافی اثر ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ رنگ کرنتیوں قبیول قلسیوں سب میں موجود ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یوحنا کے دل پر، فائلو کے فلسفہ کا بہت اثر طاری تھا اور یوحنا کی تمہیدی آیات سے ظاہر ہے کہ فائلو کا تصور لوگاس۔ یوحنا کے مخاطبین کے لئے کوئی نئی بات نہیں تھی جیسا کہ ڈاکٹر ڈینگ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔ یوحنا اس لفظ کو بغیر کسی تمہید یا تعریف کے شروع کرتا ہے اور تمہید مذکور کی آیات فائلو کے عقائد سے بہت ملتی جلتی ہیں اور جب تک کوئی اسکندریہ کے فلسفہ یہود سے واقف نہ ہو اس وقت تک یوحنا کی تمہید سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ لیکن باوجود اس مشابہت کے بڑا فرق بھی موجود ہے۔ یوحنا کا مذہب یہ ہے کہ وہ لوگاس دراصل یسوع مسیح تھا اور جیسا ہم جانتے ہیں۔ فائلو کے دماغ میں یہ بات کو سوں نزدیک نہیں آئی تھی کہ وہ لوگاس کو مسیح موعود پر چسپاں کرے بلکہ فائلو کی تالیفات میں موعود کا ذکر ہی بہت کم ہے۔ فائلو اور یوحنا کے درمیان جو اختلافات لوگاس کے عقیدے کے متعلق ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) فائلو نے لوگاس اور خدا کا رشتہ معین نہیں کیا۔ یوحنا نے پہلی بات یہ بتائی ہے کہ لوگاس اور خدا کے درمیان کیا رشتہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ لوگاس الوہیت میں دوسرا اقنوم ہے۔ وجود مستقل رکھتا ہے۔ مگر باپ سے منفک نہیں ہو سکتا۔

(۲) فائلو کا خدا ایک ورا الورا، دنیا سے علیحدہ وجود ہے۔ جسے بغیر واسطہ معلوم نہیں کر سکتے۔ نہ اس سے کوئی رشتہ یا علاقہ رکھ سکتے ہیں۔ یوحنا کا خدا باپ ہے جو ہم سے رشتہ رکھتا ہے۔

(۳) خدا کا تصور بحیثیت ایک کامل اور ہمدرد محبت کے۔ فائلو کے فلسفہ میں ڈھونڈا نہیں ملتا۔

(۴) یوحنا تجسم لوگاس کا قائل ہے اور فائلو کے نزدیک تجسم وغیرہ کوئی چیز نہیں۔

یوحنا کا عقیدہ جو اس نے تمہیدی آیات میں بیان کیا ہے یہ ہے۔

لوگاس ازلی ہے اور خدا باپ کے ساتھ غیر منفک علاقہ رکھتا ہے۔ باپ ذات کے اعتبار سے مقدم نہیں۔ کیونکہ دونوں کا جوہر ذات ایک ہی ہے۔ ہاں اس لحاظ سے مقدم ہے کہ باپ الوہیت کا سرچشمہ ہے ΘΕΟΣ ΗΝ Ο ΛΟΓΟΣ یہ آیات لوگاس کے ازلی رشتہ پر دال ہیں اور یوحنا کا مذہب یہ ہے کہ خدا کی وحدت میں امتیازات موجود ہیں۔ تمام اشیاء لوگاس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں۔ یہ لوگاس بنی نوع آدم کے واسطے منبع حیات ہے۔ لوگاس ہمیشہ سے دنیا میں موجود رہا ہے۔ لیکن دنیا نے





اُسے شناخت نہ کیا۔ واضح ہو کہ فلاسفر فیلو نے بھی لوگاس کے متعلق یہی خیال نہیں کیا تھا۔

یہ لوگاس مجسم ہو کر انسانوں کے درمیان رہا۔ یہ لوگاس جو ازل سے خدا ہے ایک خاص وقت میں مجسم ہوگیا۔

اس بات کا پتہ لگانا دشوار ہے کہ یوحنا کا اس معاملہ میں کیا عقیدہ تھا کہ لوگاس تجسم سے پیشتر ہی بشکل انسان موجود تھا۔ لیکن یوحنا ۳: ۱۳ اور ۶: ۶۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا کا خیال یہ تھا کہ تجسم سے پہلے ہی لوگاس بشکل انسان موجود تھا۔ اور ۱۵: ۴، ۷ [illegible] سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ یوحنا کا عقیدہ تھا کہ تجسم اور کفارہ دونوں الٰہی مرضی کا نشان ہیں جو ازل میں قرار پا چکے تھے۔

کرسچن تھیالوجی

اوائل مسیحی کلیسیا میں لوگاس کا عقیدہ۔ ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس عقیدہ کی بنا پر مسیحی کلیسیا ان تمام نظریات کا جواب دیتی تھی۔ جو یسوع کی شخصیت کے متعلق پیش کئے جاتے تھے۔ بعض لوگ یسوع کو ایک خیالی ہستی تصور کرتے تھے۔ بعض اُسے صادر شدہ یقین کرتے تھے اور بعض اُسے الٰہ کمتر تسلیم کرتے تھے۔ اور فرقہ ایرین اسے خدا اور انسان کے درمیان ایک خاص پوزیشن دیتے تھے۔ یعنی خدا سے نیچے یا کمتر اور انسانوں سے برتر لیکن اِن تمام بدعات کا جواب یوحنا کے تصور لوگاس میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ اوائل متکلمین کلیسیا مثلاً جسٹن، طلیشین، طیا فیلوس اثناگورس نے غیر مذاہب کے لوگوں کے لئے یہ امر واضح کردیا کہ جو بات فلسفہ کے لئے طغرائے امتیاز ہے۔ وہ بھی ہمارے مذہب میں موجود ہے یعنی مسیحی مذہب فلسفہ کا مخالف نہیں ہے جس طرح آجکل مسیحی بزرگ منقولات اور مسائل ارتقا میں ہم آہنگی اور موافقت ثابت کرکے مذہب کی خدمت بجا لا رہے ہیں

سلیم شادانی

پشاور میں مسیحی خدمت

۱۔ جناب بزرگ ریڈر مسبول اور چوہدری مولا بخش صاحب آج پشاور شہر اور چھاؤنی میں جو خدمت کر رہے ہیں محتاج تعریف نہیں۔ جناب ریڈر صاحب موصوف ایک عرصہ سے پشاور شہر اور چھاؤنی میں خداوند مسیح کی خدمت پاک پر مقرر ہیں۔ اور کثیر التعداد روحیں خداوند مصلوب کے اقدام مبارک میں لا چکے اور لا رہے ہیں

۲۔ ۱۹۲۱ء سے ریڈر صاحب موصوف کے ساتھ چوہدری صاحب مذکور بھی اس خدمت پاک میں پوری پوری سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ یعنی اس عرصہ قلیل میں ہر دو صاحبان کی جانفشانی سے تقریباً پانصد (۵۰۰) روحیں خدا کی بادشاہت کی وارث ہوگئی اور تقریباً ۱۵۸/۱۶۰ متلاشی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب یہ برگزیدہ خاندان میں شمار ہونے والی ہیں۔ علاوہ ازیں تین صد مسیحی خاندان جو گمناموں میں تھے۔ صاحبان مذکور کی سرگرمی نے میدان دین میں لا کھڑے کئے ہیں سو اہ مسیحیت ہو تو ایسی ہو۔

۳۔ ہر دو صاحبان پانچ ایام علیحدہ علیحدہ کام کرتے ہیں۔ اور دو یوم مل کر اُس اُس جگہ جاتے ہیں جہاں کہ کھیتی باڑی نہیں ہے۔ اور یہ مبارک کام خاصکر آج لاہوری دروازہ میں زوروں پر ہے۔ اور بہت جلد چھ خاندان مسیحی گلہ میں شامل ہونے والے ہیں اور خاندان بھی وہ خاندان جو کہ اس سے پیشتر کئی ایک پادری پریچر اور دیگر مسیحی۔ - - - - صاحبان کے ساتھ وہ سلوک کر چکے ہیں جو کہ اکثر یسوع ناصری کے خدمتگذاروں کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ جو کہ اُن کی ایک بڑی عزت کا باعث ہو

۴۔ چوہدری صاحب مذکور بلاناغہ بوقت نیم روز عین ۱۲ بجے در لال کڑتی کلاں جو کہ آپ کے دولت خانہ سے پوری تین میل کے فاصلہ پر ہے جا کر غریب برادری کو علاوہ تعلیم دین پورے دو گھنٹہ تک دنیاوی تعلیم بھی دیتے ہیں پھر وہاں سے واپس چلکر در لال کڑتی . . . . بوقت شب بجوڑی دروازہ جہاں کہ آپ کا دولت خانہ آجاتے ہیں۔

۵۔ ذکر کرنا بھول گیا کہ مندرجہ بالا صاحبان کی کوشش سے بجوڑی دروازہ میں ایک پرائمری سکول بھی زنانہ جانب سی۔ ایم۔ ایس پشاور عرصہ ایک برس سے جاری ہے اور تجویز کی جا رہی ہے کہ ایک پرائمری سکول بڑی اور چھوٹی لال کڑتی میں جو اطفال ہیں اُن کے واسطے کھولا جاوے اور ایک نائٹ اسکول در بجوڑی دروازہ شروع ماہ مئی ۱۹۲۵ء برائے مردوزن جاری ہونے والا ہے۔ خداوند خدا آسمانی باپ کامیابی عطا کرے۔

۶۔ آخر میں ناظرین نور افشاں سے استدعا ہے کہ خداوند یسوع ناصری کے ان جگر خوردہ سپاہیوں کے واسطے فردوس کامیابی۔ ہمت دلیری اور استقلال کے واسطے دعا کریں جو کہ ہمارا فرض اولین ہے۔

خادم غلام حسن غوری۔

موگہ کنونشن کا پروگرام

جون ۲۶-۲۷-۲۸ ۱۹۲۵ء

کرسی نشین پادری الیف۔ جے نیوٹن صاحب لودیانہ

کنونشن کا مضمون . . . . . خدا کی بادشاہت

جمعہ ۲۶ جون ۱۹۲۵ء

۳ بجے سے ۳½ دوپہر تک۔ افتتاحی ایڈریس میر مجلس پادری ایف۔ جے۔ نیوٹن صاحب۔ لودھیانہ۔

۲½ بجے سے ۵ بجے شام تک۔ جزوی اجلاس بچوں کے لئے۔ ۔ ۔ ۔ بولنے والے ماسٹر ڈبلیو ام صاحب۔

لڑکیوں کے لئے۔ بولنے والے مس سی آر کلارک صاحبہ۔

لڑکوں کے لئے بولنے والے پادری ڈی ای کوپ مین صاحب۔

اُستادوں اور منادوں کے لئے بولنے والے پادری ایف جی ٹکسل صاحب۔

عورتوں کے لئے۔ ۔ ۔ بولنے والے۔ مسز ٹکسل صاحبہ۔

دیہاتیوں کیلئے بولنے والے پادری پی۔ ٹی۔ پال صاحب۔

۷ بجے شام سے ۹ بجے شام تک۔ شروع کریں کرسی نشین۔ بولنے والے۔ پادری ڈی۔ آر۔ گارڈن صاحب۔ ڈی ڈی۔

سنیچر ۲۷ جون ۱۹۲۵ء

۸ بجے سے ۸½ بجے تک صبح۔ دعا کا جلسہ۔ بولنے والے پادری ٹھاکر داس صاحب ایم۔ اے۔

۸½ بجے سے ۱۰ بجے تک صبح۔ میر مجلس پادری ڈیو عمانوایل صاحب۔

ایڈریس پادری ایس۔ این طالب الدین صاحب بی۔ اے۔

۲ بجے سے ۴ بجے تک دوپہر۔ جزوی اجلاس جیسا کہ جمعہ کے دن ہوا۔

۷ بجے سے ۹ بجے شام تک۔ ایڈریس پادری ڈی۔ آر گارڈن صاحب ڈی۔ڈی

اتوار ۲۸ جون ۱۹۲۵ء

۸ بجے سے ۸½ بجے تک۔ دعا کا جلسہ بولنے والے پادری ٹھاکر داس صاحب۔ ایم۔ اے

۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک عشاء ربانی کی عبادت۔ ہادی پادری سموئیل۔ جیوا۔ پادری ہری سنگھ صاحب۔

۲ بجے سے ۴ بجے شام تک۔ جزوی اجلاس جیسے جمعہ اور سنیچر کو ہوئے۔

۷ بجے سے ۹ بجے شام تک۔ ایڈریس پادری ڈی۔ آر گارڈن صاحب ڈی ڈی۔

گانے والی کمیٹی:۔

پادری ایس۔ این۔ طالب الدین صاحب بی۔ اے۔

مسٹر بالا سنگھ۔

مسٹر عمر دین

مسٹر ارجن داس

ریمونٹ ڈیپو سرگودھا

عرصہ ۱۵ سال کا گذرا ہے کہ پادری لیجویل صاحب کے وسیلے گورنمنٹ کے چند مہربان افسروں نے مسیحی لوگوں کو ریموتٹ ڈیپو سرگودھا میں بطور مزارعان رہنے کی اجازت فرمائی۔ پادری صاحب موصوف نے آباد کرنے میں ازحد کوشش کی۔ آج آپ کی کوششوں سے سرگودھا ڈسٹرکٹ میں ایک زبردست کلیسا بنکر تیار ہو گئی ہے۔ آج ہم وہاں سیلف سپورٹ کانگریگیشن مسیحی کو اپریٹیو بنک (جو کہ آپ کے فرزند ارجمند مسٹر ڈی ایل لیجویل صاحب انسپکٹر بنکس کی مدد سے جاری ہوا۔) اسکول جو کہ مڈل تک ترقی کر گیا ہے۔ کی تسلی بخش حالت دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اور پروردگار کی تعریف کرتے ہیں کہ اُس نے اپنے بندوں کو ہر طرح سے اچھی اور پسندیدہ حالت میں رکھا ہے۔

علاوہ ازیں ۱۱ مئی کو اسی چک میں ہمارے بزرگ پادری صاحب کی دختر نیک اختر ڈاکٹر مس۔ پی لعل نے جو کہ لدھیانہ میڈیکل سے ۴ سال کا کورس ختم کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد ایم۔ ڈی۔ ہومیوپیتھک میں اول درجہ میں پاس ہوئی ہیں۔ ایک زنانہ ڈسپنسری جاری کی ہے جو کہ کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔ ایک ہفتہ میں ۸۰ مریض وغیر عیسائی مختلف جگہوں سے دوا دارو کے لئے آئے ہیں۔ جن میں سے بہتوں کو خدا نے صحت بخشی۔ گذشتہ ہفتہ اسی چک میں تقریباً ۱۲ ہیضے کے کیس ہوئے۔ جو ڈاکٹر مس صاحب کے زیر علاج رہے جنکو خدا نے آخر کامل صحت عطا فرمائی۔ صرف ایک موت واقع ہوئی۔ اور وہ ان کے زیر علاج نہ تھا۔ کاش کہ خدا اس ڈسپنسری اور دیگر کام پر اپنی برکت بخشے اور اپنے بندوں کی ہر طرح سے رہنمائی اور مدد کرے۔

آخر میں ہم پادری لیجویل صاحب کو مبارکباد کہتے ہیں۔ جن کی مدد و کوشش سے یہ سب انتظام خاطر خواہ چل رہا ہے۔

حاکم الدین۔ ہیڈ ٹیچر۔ ورنیکلر سکول ریمونٹ ڈیپو سرگودھا۔

دو آدمیوں پر بجلی گری

۱۱ مئی کو ڈیپو سرگودھا چک پادری لیجویل ڈاک میں دو عیسائی آدمیوں پر جو کہ ایک درخت کے



نیچے بیٹھے حقہ نوشی کر رہے تھے ۴ بجے شام کے قریب بجلی گری۔ ایک تو فوراً مر گیا۔ دوسرا ڈاکٹر مس پی لعل اور مسٹر ڈانی ایل کی مدد و دوا دارو سے بچ گیا۔ (حاکم الدین)

تین لڑکے تولد ہوئے

۱۳ مئی کو سکنہ داں ضلع فیروزپور میں ایک مسلمان بنام احمد بھٹی کے گھر میں تین لڑکے تولد ہوئے ہیں۔ دو لڑکے ہم شکل۔ ایک کی شکل میں قدرے فرق ہے۔ لیکن ان دونوں کے ساتھ مشابہت کھاتی ہے تینوں لڑکے تندرست ایسے ہی ہیں جیسے عام بچے پیدایش کی حالت میں ہوتے ہیں۔ تینوں بچے آج کے دن تک تندرست ہیں اور ایک قدرے کمزور ہے۔ میں نے اُن کے قد کو بھی ناپا۔ قد تینوں کا عام بچوں کے برابر ہے جیسا کہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے۔ لڑکے تینوں خوبصورت ہیں۔

(جوزف بھٹی۔ جلال آباد ریاست)

خبریں

پیرس ۱۸ مئی۔ فیض کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ جنرل فرینیٹن برگ کی فوجوں نے ایک سخت جنگ کے بعد پوڑمنٹ کی چوکی چھڑا لی۔ بارینز اور غنیاث کی حدود پر دشمن کا پراپگنڈا خوب جاری ہے۔ غنیاث کی سرحد پر قبائل کو سات سو رائفلوں کی امداد پہنچ گئی ہے۔

(رینڈ ے ماترم)

لنڈن ۱۸ مئی۔ ٹائمز کا نامہ نگار صوفیہ سے لکھتا ہے کہ بلغاریہ کی انقلابی تحریک زور پکڑتی جا رہی ہے خفیہ پولیس کو اطلاع ملی ہے کہ بڑے بڑے ممتاز سرکاری حکام کے عنقریب ہی قتل کئے جانے کے متعلق سرگرم سازشیں ہو رہی ہیں۔ خفیہ پولیس اور صوفیہ کے درمیان سمپلن اورینٹ ایکسپریس پر حملہ کیا جائیگا۔

(ر ر)

صوفیہ ۱۸ مئی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہتھیاروں اور بھک سے اُڑ جانے والے سامان کا ایک خفیہ ذخیرہ پولیس نے برآمد کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ہتھیار لوگوں میں بغاوت کے وقت تقسیم کرنے کے لئے جمع کئے جا رہے تھے۔ اور ان بھک سے اُڑ جانے والے سامانوں سے پل اور ریلیں اُڑانے کا کام لیا جاتا ہے۔ بہت سا روپیہ بھی برآمد ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں کئی اور گرفتاریاں ہو چکی ہیں

(ر ر)

حیدرآباد سندھ میں ۱۸ مئی۔ لاڑکانہ سے "لاڑکانہ گزٹ" کے ایڈیٹر کی امانت میں خیانت کے الزام میں نہایت سنسنی خیز گرفتاری کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ایڈیٹر کو جیل میں بھیجا گیا اور بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

(ر ر)

بمبئی ۱۸ مئی بمبئی کے مارواڑیوں نے ایک جلسہ میں ریاست جودھپور سے بغیر مقدمہ چلائے تین اخراج کے خلاف نیز ٹائپ رائٹرڈ پریکٹس کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا۔

(ر ر)

مدراس ۱۸ مئی۔ کمشنر انڈیمن کی درخواست پر گورنمنٹ ہند نے جن ۲۵ موپلوں کو جو گذشتہ موپلہ بغاوت میں شرکت کی وجہ سے سزایاب ہوئے تھے اور انڈیمن میں سزائے قید بھگت رہے ہیں۔ اس غرض سے کالی کٹ بھیجا تھا کہ وہ اپنے انڈیمن میں موجودہ دیگر قیدیوں کے خاندانوں کے ممبران کو اُن کے ساتھ انڈیمن جاکر اقامت گزیں ہونے کے لئے آمادہ کریں یہ ۲۵ قیدی اب سارجنٹ کی زیرنگرانی کالی کٹ پہنچ گئے ہیں۔

(ر ر)

ہفتہ ۹ مئی ۱۹۲۵ء کا مقابلہ ۹ مئی ۱۹۲۴ء کے ہفتہ سے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس ہفتہ میں ۱۹۹۰ بوری گندم ممالک غیر کو زیادہ گئیں۔ اور یکم اپریل ۱۹۲۵ء لغایت ۹ مئی ۱۹۲۵ء کا مقابلہ یکم تا ۹ مئی ۱۹۲۴ء سے کرنے پر معلوم ہوگا کہ ان ایام میں ۸۹۰۵ بوری گندم پچھلے سال سے زیادہ ایکسپورٹ ہوئی۔ ۱۱۰ ریپیداوار میں ۱۱۶۰۰۰۰ بوری کی کمی رہی

(ر ر)

کلکتہ ۱۹ مئی۔ کل رات بریسال کے سابق ایگزیکٹو انجنیر رائے بہادر آشوتوش کر بالکنڈ بحراجگن ضلع ڈھاکہ کے انتیشٹی سنسکار پر ہندوؤں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا رائے بہادر کی لاش کا میونسپلٹی کی اجازت سے اُن کے باغ واقعہ کا ہیل میں سنسکار کیا جا رہا تھا تو کثیر تعداد مسلمانوں نے قریباً سو گز کے فاصلہ پر واقع ایک مسجد میں سے اینٹیں پھینکنا شروع کر دیا اور سنسکار میں شامل اشخاص کو گالیاں دیں۔ پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی۔ بلوائیوں کے ہاتھوں ایک کانسٹبل کے سر پر چوٹ آئی۔

(ر ر)

ایک بھاری امریکن سوداگر ادویات نے اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی مصنوعی افیون ایجاد کرے تو اسکو ایک لاکھ ڈالر انعام پیش کیا جائیگا۔

(ر ر)

بمبئی ۱۰ مئی۔ انڈین وولن ملز کے کارپردازوں نے ایک نوٹس جاری کیا ہے کہ آئندہ سے کھڈیوں کی رفتار میں ۲۵ فیصدی اضافہ کردیا جائیگا اور جلاہوں کی اجرتوں میں ۱۵ فیصدی کمی کیجائیگی۔ اس طرح سے جلاہوں کو ۱۰ فیصدی رفتار کا فائدہ حاصل ہوتا رہیگا۔ ایک ہزار جلاہوں نے جنہیں یہ انتظامات تسلی بخش محسوس نہیں ہوئے۔ آج ہڑتال کردی ہے

(ر ر)

بمبئی ۱۱ مئی۔ بمبئی پولیس نے آج ہارن بائی روڈ پر ایک مقام پر چھاپہ مارا۔ جہاں کہ کہا جاتا ہے کہ ایک غیر منظور شدہ لاٹری ڈالی جارہی تھی جس سے ۵۰ ہزار روپیہ کے انعامات رکھے گئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لاٹری ۲۰ ماہ حال کو بمقام پانڈی چری نکالی جانی تھی۔ لاٹری کے متعلق تمام کاغذات و ٹکٹ قبضہ میں کرلئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برطانوی ہندوستان میں غیر منظور شدہ لاٹری کی اعانت کے الزام پر امداد کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے والوں کے لئے کارروائی کی جائیگی۔

(ر ر)

لندن ۱۲ مئی۔ فرانسیسی اخبارات فرانسیسیوں کی ریفیوں کے خلاف جنگ میں فتوحات پر خوش ہورہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہوائی جہازوں سے نئی قسم کا بم جو جنگ عظیم کے خاتمہ پر صلح ہوجانے سے تجربہ نہیں کیا گیا تھا۔ گرانے سے قبائل ہیبت زدہ ہوگئے ہیں جلد ہی مراکو میں مزید افواج سامان ایمبولینس اور ہوائی جہاز بھیجے جائینگے۔

(ر ر)

لندن ۱۴ مئی۔ جاپان کی بحری پالیسی پر بحث کرتے ہوئے اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ اگرچہ جاپانی بھی دوسری اقوام کی طرح بحری افواج کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جس معاہدہ پر وہ دستخط کرچکے ہیں۔ اس ضمن میں اس کے حدود کا اندازہ ممکنات سے ہے۔ یہ کہنا کہ جاپان اشتعال انگیز بحری سکیم مرتب کررہا ہے غلط ہے۔ سنہری جو مغربیہ میں ایک عقیدہ کی شرق میں بڑی نہیں ہو سکتی

(ر ر)

ماسکو ۱۵ مئی۔ سوویٹ کانگرس جاری صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر چچرن نے کسی مزید ارتقا کی پیشگوئی نہیں کی۔ لیکن کہا کہ جنیوا میں تخفیف اسلحہ کی ایسی کانفرنس منعقد کرنے کی ضرورت نہیں جسکا مقصد طاقتور قوموں پر غالب کرنا ہے۔ تاہم ہم لیگ آف نیشن میں جو ٹیکنیکل و انسانی بہبودی کے مضامین پر غور کرے جہاں تخفیف اسلحہ کا سوال بھی پیش ہو حصہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ مسٹر چچرن نے کہا کہ اس وقت ہمارا سب سے بڑا کام پولینڈ سے اچھے تعلقات قائم کرنا ہے۔

(ر ر)

لندن ۱۴ مئی۔ سیاسی حلقے اس تجویز پر ششدر رہ گئے ہیں جو برطانیہ کے معتبر حلقوں سے نکلی ہے کہ اتحادیوں کی کانفرنس جس میں جرمنی کو دعوت شمولیت دی جائیگی تخفیف اسلحہ معاہدہ تحفظ اور تخلیہ کولون کے تصفیہ سے پہلے ہونی چاہئے۔ فرانسیسی رائے اس کانفرنس کے خلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جرمنی سے کوئی معاہدہ کرنا نہیں چاہتے۔

(ر ر)

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک کھلی فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اسکے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوشنما تالاب اور عبادت کے لئے گرجاگھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونیوالے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں

المشتہر پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یوئنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۲۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کردی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالبعلم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس سرکاری کا ۳/۴ ہے متفرق اخراجات کے لئے ۸/ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری بھی تیار ہوتا ہے علاوہ جہیز ستا ۱عہ سے ۱لہ تک کروکوڈل ۲عہ سے ۲عہ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان میں تبلیغ عیسائیت کا جال

حیرت انگیز اعداد و شمار

مندرجہ ذیل اعداد و شمار پیغام صلح مطبوعہ ۲۹ اپریل نے شائع کر کے گویا خود مرزا صاحب کے مسیحائی دعوے کی تردید شائع کر دی ہے ہم پیغام صلح کے اس طرز عمل کو نہ سمجھے ہیں اور نہ سمجھنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

ذیل میں ہم عیسائیوں کی سنہ ۱۹۲۳ء کی رپورٹ سے کچھ اعداد و شمار نقل کرتے ہیں جن سے بخوبی پتہ لگ سکتا ہے کہ عیسائی کتنے زور کے ساتھ ہندوستانیوں کو عیسائی بنانے کا کام کر رہے ہیں اور انہیں اس میں حیرت انگیز کامیابی ہو چکی ہے۔

سات ہزار سے زائد عیسائی مبلغ

عیسائیاں ہند کی رپورٹ بابت سنہ ۱۹۲۳ء میں درج ہے کہ اس وقت ہندوستان میں ۷۲۱۸ عیسائی مبلغ اور ۱۶۷ سوسائٹیاں تبلیغ و پرچار کا کام کر رہی ہیں۔

عیسائی تبلیغ کے مرکز

ان کے کام کرنے کے مرکز (۱۳۴۰) ایک ہزار تین سو چالیس ہیں۔ مبلغ تیار کرنے کے لئے ۶۱ درسگاہیں ہیں ان کے علاوہ ۹۰۷۷ عیسائی پادری کام کر رہے ہیں۔ عیسائی استادوں کی تعداد جن کا زیادہ وقت عیسائیت کی اشاعت پر صرف ہوتا ہے (۴۴۷۰۴) ہے اور عیسائی ڈاکٹر دایا جو اس کام میں خصوصیت سے حصہ لیتے ہیں۔ اُن کی تعداد (۵۹۰) ہے۔ تبلیغ کے لئے (۹۹) خالص مذہبی اخبارات ہیں جو مختلف زبانوں میں مختلف صوبہ جات سے شائع ہوتے ہیں جن کے لئے ۴۳ پریس کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں (۵۸۲۰) سنڈے سکول (۱۴۳۰) یتیم خانے (۴۰۸) ہسپتال (۶۱۰) ہائی سکول (۵۰) کالج (۹۸) زراعتی سکول ۱۷۰ صنعتی سکول ہیں جن کے ذریعہ طالب علموں میں عیسائیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔ ان سکولوں اور کالجوں میں (۴۴۸۰۴) اُستاد کام کرتے ہیں اور (۱۰۶۰۰۰۰) دس لاکھ ۶۰ ہزار طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ بچاس لاکھ دو ہزار ایک سو چھتیس (۵۰۰۲۱۳۶) کالج ہیں اور ہائی سکولوں میں اور تقریباً ۵۶ لاکھ (۵۵۸۰۷۵۱) سنڈے سکولوں میں۔

اس تمام تبلیغ کا نتیجہ یہ ہے کہ سنہ ۱۹۲۳ء تک لاکھوں تعدادمیں ہندوستانی لوگ عیسائی بن چکے ہیں (۴۹۲۴ء) گرجا کے باقاعدہ ممبر ہیں جن سے (۱۸۵۳۰۷۶) روپیہ سالانہ چندہ عیسائیت کے لئے وصول ہوتا ہے۔ ممالک غیر سے جو کروڑوں روپیہ سالانہ آتا ہے وہ علیحدہ رہا۔

ذیل میں عیسائیوں کے کام صوبہ وار تقسیم کرتے ہیں جس سے ہر صوبہ کے ہندوستانی لوگوں کو معلوم ہو سکتا ہے کہ اُن کے اپنے صوبے میں جہاں وہ بے فکری اور چین کی نیند سوتے ہیں، ہندوستانیوں پر کتنا زبردست ظلم ہو رہا ہے اور کس قدر آدمی اب سے پیشتر عیسائی ہو چکے ہیں۔

نام صوبہ	کل آبادی	عیسائیوں کی تعداد	عیسائی مبلغین کی تعداد
آسام	۷۶۰۶۶۰۳۰	۱۳۲۱۰۶	۰
ریاست بڑودہ	۲۱۲۶۵۲۲	۷۴۲۱	۲۲
بلوچستان	۴۷۹۹۶۲۵	۶۶۹۳	۱۴
بنگال	۴۷۵۹۲۴۶۲	۱۰۴۰۷۵	۷۱۷
بہار	۳۴۹۶۱۸۵۸	۳۰۳۳۵۸	۴۳۹
بمبئی	۲۶۷۵۷۶۴۸	۲۷۹۰۶۲	۹۴۸
سنٹرل انڈیا ایجنسی	۵۹۹۷۰۲	۹۶۲	۸۲
سی پی	۱۵۹۷۹۶۶۰	۷۷۷۱۸	۴۴۲
ریاست کورگ	۱۶۳۸۳۸	۳۱۰۲	۰
صوبہ دہلی	۴۸۸۱۸۸	۱۳۳۲۴	۸۸
ریاست گوالیار	۳۱۸۶۰۰۷	۱۶۴۷	۳۱
ریاست حیدرآباد	۱۲۴۷۱۷۷۷	۴۲۶۹۶	۲۰۶
ریاست کشمیر	۳۳۲۰۵۱۸	۱۶۳۴	۳۱
احاطہ مدراس	۴۲۷۷۱۲۴۷	۲۸۱۶۲۰۱	۱۵۶۳
ریاست مدراس	۵۱۶۰۳۱۲	۱۲۵۴۵۴۷	۱۸۳
ریاست میسور	۵۸۷۸۸۷۲	۷۱۳۷۵	۰
پنجاب	۲۵۱۰۱۰۶۰	۳۳۲۷۳۶	۵۸۷
ریاستہائے پنجاب	۴۴۱۶۰۳۶	۳۸۸۹	۰
راجپوتانہ	۱۰۲۹۲۰۵۷	۱۰۴۴۲	۰
راجپوتانہ ایجنسی	۹۸۴۴۳۸۴	۴۹۱۱	۰
ریاست سکم	۸۱۷۲۱	۳۷۰	۰
آگرہ و اودھ	۴۶۵۱۰۲۶۹	۲۰۳۱۷۱	۷۴۲

ایک سوال کا جواب

ناظرین مولوی جلال الدین صاحب نے خاکسار سے ایک سوال کیا ہے جو واقعی قابل قدر ہے۔ گو مولوی صاحب نے میرے کسی سوال کا جواب نہیں دیا جو کہ نبوت مرزا صاحب یا منکوحہ آسمانی کی بابت تھا۔ آپکے سوال کا جواب دینا اپنا فرض خیال کرتا ہوں اسلئے مولانا کو واضح کریں مرزا صاحب سے کوئی عداوت نہیں رکھتا اور نہ ہی آنحضرت محمد صاحب سے۔ ہاں اگر مجھے عداوت ہی ہو تو مرزا صاحب کے دعاوی سے ہو۔ پس میں مرزا صاحب کی نبوت کا ضرور منکر ہوں۔ مرزا صاحب کی اپنی ہی زبانی دیکھئے۔ ادھر تو مرزا جی مسیح ناصری کی قطعی موت پر ایڑی سے چوٹی تک زور لگاتے اور ثابت کرنا چاہتے تھے کہ مسیح ناصری مرکر کشمیر میں دفن ہو چکے ہیں۔ اور جو لوگ مسیح ناصری کا زندہ آسمان پر جانا اور دوبارہ اس دنیا میں تشریف لانا مانتے ہیں۔ انکو مرزا جی مشرک اور بے دین قرار دیتے ہیں (دیکھو کشتی نوح صفحہ ۱) پس میری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ بات کہتے وقت مرزا صاحب نے کیوں زیادتی کی؟ درحالیکہ مرزا صاحب اپنی تحریر میں خود انہیں باتوں کے ماننے والے ثابت ہیں۔ دیکھو خود مرزا صاحب عرصہ دراز تک مسیح ناصری کو زندہ آسمان پر مانتے چلے آئے اور دوبارہ اس دنیا میں بھی آنے کے قائل۔ تھے۔ اگر مسیح کو زندہ آسمان پر ماننے سے لوگ مشرک اور بیدین ہو جاتے ہیں تو یہی الزام مرزا صاحب پر بھی چسپاں ہو سکتا ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ جلد چہارم صفحہ ۴۹۸ یہاں پر مرزا صاحب یسوع مسیح کا دوبارہ اس دنیا میں آنا مان چکے ہیں۔ پس میں انہی وجوہات کو دیکھ کر مرزا صاحب کے تمام دعاوی کی صداقت کا منکر ہو کر مسیحی ہو گیا ہوں۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر مرزا صاحب جھوٹے نبی ہیں تو آپ نے رسول اللہ (محمد صاحب) کو کیوں چھوڑ دیا۔ مولانا اس کا بھی جواب سنئے۔ آپکو کوئی حق نہیں ہے کہ ہم سے محمد صاحب کی نبوت پر بحث کریں کیونکہ مرزا صاحب اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ میں لکھ چکے ہیں کہ اب خدا تعالے نے میری وحی، میری تعلیم اور میری بیعت کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔ پس اگر آپ کے نزدیک مدار نجات مرزا صاحب کی اطاعت و وحی ہے تو حضرت سے آپکو کیا بحث رہی محمد صاحب کی وحی مدار نجات ہوگی تو باقی مسلمانوں کے واسطے ہوگی۔ اُسکی بابت وہی ہم سے پوچھ سکتے ہیں کہ میں نے محمد صاحب کا کیوں انکار کیا ہے۔ پس آپ کے ساتھ مرزا صاحب کی نبوت پر بحث کرنے کے لئے ہروقت تیار ہوں حضرت محمد کی بابت آپ سے کلام کرنے کو عبث خیال کرتا ہوں۔ فقط

خاکسار۔ عبدالقیوم۔ خادم انجیل جہلم۔

گرموفون ریکارڈس

مسیحی بھجنوں اور غزلوں کے گرموفون ریکارڈس جو این۔ آئی۔ ٹی اور ٹریکٹ سوسائٹی ۱۸ کلائیو روڈ الہ آباد سے ملسکتے ہیں

۱۹۲۳ء میں شائع ہو چکے ہیں

پی ۵۶۵۳ (۱) بچا لینا پربھو یسوع ہمارے پران
(۲) درشن ہت آئے ہے جگ تارنا

پل ۵۶۵۳ (۱) ہم سے بری نہ جائے مسیح تمہاری مہما
(۲) راجا یسوع آیا راجا یسوع آیا۔

پی ۵۶۵۴ (۱) تیری قدرت کے ہیں یہ فسانے
(۲) تمہی مسیحا میری آنکھوں کے تارے

پی ۵۶۵۵ (۱) ہزاروں کو دیا تو نے شربت پلا پلا کر
(۲) یسوع نام تمہارو پربھو یسوع نام تمہارو

۱۹۲۵ء میں شائع ہوئے ہیں

پی ۵۶۳۸ (۱) ہمیں درد و غم سے چھڑا جانے والے
(۲) ہم نے مسیح کو روح وجان دل سے دیا جو ہو سو ہو

پل ۵۶۳۹ (۱) کون کرے موہے پار تم بن
(۲) جیون مکت پربھو نر ناری

پی ۵۶۴۰ (۱) حشر میں مہا ستر استیتی پر یسوع عیسے
(۲) یسوع تو نے کیا نہال

پی ۵۶۴۱ (۱) یسوع مسیح موہ پاپ نگے بچیا
(۲) ہمارا من لاگا یسوع جی کی چرنن میں

پل ۵۶۴۸ (۱) رب خداوند بادشاہ ہے۔
(۲) مضبوط میرا دل ہے شوکت کے نال گاوا

ہر ایک ریکارڈ کی قیمت سہ روپیہ آٹھ آنہ ہے کم از کم چار ریکارڈس کے خریداروں کو ڈلوری کے اخراجات معاف ہونگے۔ نارتھ انڈیا ٹریکٹ اور بک سوسائٹی ۱۸ کلائیو روڈ الہ آباد سے طلب فرمائیں۔

مندرجہ ذیل مشینیں برائے فروخت ہمارے پاس موجود ہیں۔

سفری نمونہ کی مشین نمبر ۱۔ اوک لکڑی کے ڈبہ میں جس کے پرزے مضبوط دہات کے پردوں سے محفوظ کئے گئے ہیں۔ یہ ڈبہ ۱۶ ¼ انچ × ۱۱ ¼ انچ × ۵ ۳/۴ انچ مضبوط چمڑے کے ہینڈل کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ وزن ۱۸ ½ پونڈ ہے۔ قیمت صرف ۱۳۵ روپیہ ہے۔

لندن ۲۰ مئی اخبار ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ دارالعلوم کے لیبر ممبر چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ میں کسی کو دس منٹ سے زیادہ تقریر کرنے کی اجازت نہ دی جائے اس کے متعلق انکا ایک وفد صدر اجلاس کی خدمت میں حاضر ہونے والا ہے۔

ڈبلیو۔ سی کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں امرتسر روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوانچند صاحب رودر ایلک چھپا۔